

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ر — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی — قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۴۸ جلد ۱ — لودیانہ ۴- دسمبر ۱۸۷۳ء — قیمت ۲ پائی

باب العلم

علم ایسی شی ہی کہ تکلیف اور مشقت کے بغیر وہاں تک رسائی محال ہی بعض ایکے مقامیں آسانی سے دخل ہو سکتا ہی مگر بعض ایسے دشوار گذار ہیں کہ بغیر نقب اور مورچہ بندی کے اُنتک پہنچنے کی اور کوئی صورت ہی نہیں رکھتے۔ ہاں جب تیشے کسی نہ کسی طرح وہاں تک ایک سوراخ پیدا کر لیا تو پھر سستی اور تامل کو علحدہ رکھکے ایک ہی دفعہ اندر گھس جانا چاہئے کیونکہ ایسے چھید کے جلد بند ہو جانیکا ڈر ہی اور سب محنت جو نقب زنی وغیرہ میں صرف ہوئی ہی ایکدم میں رائیگان ہو جائیگی مصفا اور خوشگوار پانیکے واسطے پہلے ایک گہرا کنواں کھودنے کی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہی لیکن جب کوئی کھودنے کھودتے چشمہ تک پہنچ جاتا ہی تو پانی خود بخود اُسکے ملنے کے واسطے زم زم کرتا ہوا نیچے سے اوپر کو چڑھ آتا ہی علم کا دروازہ اکثر تنگ تاریک اور رنج دینیوالا ہوتا ہی مگر اُسکی اندرونی عمارت نہایت وسیع اور پُر تکلیف فرش سے سجی ہوئی ہی اُسکا اندر گویا ایک فراخ ملک ہی جسکی ہر ایک پیداوار نہایت طرب افزا اور بغایت دلکشا ہی شاید بعض ہمارے طالب العلم جو سال بھر غافل رہکر موقع امتحان پر داخلہ سے محروم رہتے ہیں اس خیال سے متعجب ہونگے کہ ملک ایسا شہرت والا اور دروازہ اسقدر تنگ مگر میں کہتا ہوں کہ سدا اسکے ملکوں کا راستہ اکثر تنگ ہوا کرتا ہی- اور چونکہ علم بھی ایک اُن میں سے ہی اسی واسطے غافل اور سُست چلنے والے مسافر کی رسائی وہاں تک محال ہی- عام چیز کا انسان چنداں پرواہ نہیں کرتا کیونکہ جو چیز ہر ایک آدمی کے راستہ میں پڑی ہی اُسپر کسی کی بھی نظر نہیں پڑتی- حالانکہ جو شی کمیاب اور نادر ہی ہر ایک دل میں اُس تک ہاتھ پہنچانیکا حوصلہ آسانی سے پیدا ہو سکتا ہی خواہ وہ ہاتھ آوے خواہ دغا دے +

روپیہ پیسہ کا استعمال

روپیہ پیسہ وغیرہ جسکو نقدی کہتے ہیں کیا ہی فایدہ کی چیز ہی اگر ایسی شی دنیا میں نہوتی تو شاید انسان کو اپنی ضروری چیزوں کے حصول میں بھی بڑے درجہ کی تکلیف سہنی پڑتی مثلاً ایک موچی کو روٹی کی ضرورت ہی اور اُسکے خریدنیکے واسطے سوا جوتی کے اور کچھ اُسکے پاس نہیں پس بیچارہ کو وہی جوتا لیکر نان بائی کے یہاں جانا اور جوتی کی حیثیت کے موافق روٹی خریدنا پڑیگا پھر یہ بھی ہو سکتا ہی کہ نان بائی کو بجائے جوتی کے کپڑے کی ضرورت ہو پس موچی بیچارہ کو کسی جولاہے کی تلاش میں جسکو جوتی کی ضرورت ہو جانا اُس سے کپڑا لانا اور پھر کے نان بائی کو دیکر روٹی خریدنا پڑیگا پس پہلا سے خیال کرنا چاہئے کہ بسبب نامقرر ہونے ذریعہ مبادلہ عام یعنے روپیہ پیسہ کے کس قدر تکلیف اور دقت اُٹھانی پڑتی ہی مگر اس عمدہ شی مبادلہ کے اختراع و استعمال نے جو صاحت میں کم اور قیمت میں بہت بڑھکر ہی اُن سب تکالیف کو یکلخت اُٹھا دیا۔ اب ہر کوئی جسکے پاس پیسہ ہی ہر ایک دل چاہتی شی بہم پہنچا سکتا ہی نان بائی پیسہ کے عوض روٹی دینے کو تیار ہی کیونکہ وہ جانتا ہی کہ میں اس سے جوتا کپڑا آٹا وغیرہ جسکی ضرورت ہو خرید سکتا ہوں- البتہ دیہات میں اِبتک بسبب نہونے روپیہ پیسہ کے مبادلہ کا عام ذریعہ غلہ ٹھہرا ہوا ہی اور اسصورت میں بیچارے زمینداروں کو جنس کے عوض جنس خریدنے میں نہایت تکلیف اور ہرج اُٹھانا پڑتا ہی- پس روپیہ پیسہ پروردگار کی اُن لاانتہا برکتوں میں سے ایک ہی جو اُسنے اپنے کامل فیض سے انسان کے آرام اور سہولیت کے واسطے مہیا کر چھوڑی ہیں مگر افسوس کہ اکثر ہم میں سے اس عمدہ برکت کو نہایت ناجایز طریق پر استعمال کرکے دین اور دنیا دونوں کی تباہی خرید لیتے ہیں کیونکہ اگرچہ مصلحت انسان اپنی ضروری حاجات میں اُسقدر روپیہ پیسہ خرچنے کا مجاز ہی جسقدر کہ مبادلہ میں وہ اپنی عقلی یا جسمانی محنت صرف کر سکتا ہی اور جو لوگ کہ کھانے پینے بھڑکیلی پوشاک خریدنے وغیرہ میں اپنی آمدن یعنے حق محنت سے بڑھکر صرف کرتے ہیں وہ غاصب ہیں جو اوروں کا حق چھینکر بیجا

اڑا لے ہیں وہ یا ہی وہ لوگ جو زر کی محبت میں محو ہو کر بلا اخذ فایدہ اُسکو زمین کے نیچے دبا چھوڑتے ہیں اپنی خوشی ظاہر کرتے ہیں وہ خائن ہیں جو اپنی عقل اور جسم سے خاطر خواہ کام لیتے ہیں اور مبادلہ میں اُنکا واجبی حق ادا نہیں کرتے عام طور کی خیرات جیسی از دست چنگے بھلے ہٹوں کٹوں کو سُستی اور نحوست کی تعلیم دیکر گداطبع بنایا جاتا ہی سلسلۂ نظام عالم کے خلاف ہی کیونکہ مال کی جمع میں سے جو صرف محنت کا حق تھا ایک حصہ خرچ ہو گیا اور محنت جو اُسکے مبادلہ میں لینی چاہیے تھی وہ اُنہیں محنتیوں پر بڑھائی گئی البتہ جن لوگوں کے اعضا جسمانی یا حواس عقلی حقیقت میں محنت کرنیکے قابل نہیں اور وہ ہر طرح معذور ہیں اُنکی پرورش اور امداد بھی سخاوت اور جمعیت ہی اور یہی ہم اپنے دیس میں کم دیکھتے ہیں ہم پر فرض ہی کہ خدا کی دی ہوئی ہر ایک نعمت کا حق شکریہ ادا کرتے رہیں اور ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ اُنکو جایز طریق سے استعمال میں لاکر اُسکی خوشنودی کا باعث ٹھہریں یعنی آپ اپنے خویش و اقارب اپنی قوم اور اپنے ملک کی محتاجی کو جسکے سبب وہ گمنام یا اور اقوام کی نظر میں ذلیل بن رہے ہیں دریافت کرکے حتی الوسع اُسکے رفع کرنے میں کوشش کریں +

اخبارات ملکی و ولایتی

دہلی - شیخ محمد ابراہیم سوداگر کے مکان سے آٹھ گھڑیاں اور دو سو روپیہ نقد چوری گئے ہر چند تلاش کی گئی مگر پتہ بھی نہیں لگا - بالداس گوسائے کے مکان سے چار سو روپیہ کا زیور چوری گیا اور قریب اکیسو روپیہ کا کپڑا ریل پر سے چوری گیا تھا اُسکا بھی اب تک کہیں نہیں سراغ ملا - لالہ مکند لعل خلف رائے بنسی لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سابق جو گوڑگانوہ میں سررشتہ دار تھے دہلی کے نایب تحصیلدار مقرر ہوئے +

سردار اودم سنگھ ملازم مہاراجہ صاحب جیند ۱۲ ہاتھی بچے سے خرید کر لائے ہیں یہ ہاتھی مہاراجہ صاحب نے منگائے ہیں +

مسٹر اینڈرسین صاحب امتحان دیکر ولایت سے تشریف لائے ابھی کام سیکھنے میں کچھ واقفیت حاصل کر کر عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی پاوینگے +

عالیجناب صاحب گورنر بمبئی کے آنیکی خبر گرم تھی چنانچہ جناب ممدوح تاریخ ۲۵ نومبر ۱۸۸۳ع کو بوقت صبح تشریف لائے ۱۷ توپ سلامی کی دمدمہ قلعہ سے سر ہوئیں صاحب کمشنر بہادر کی کوٹھی پر قیام پذیر ہوئے +

لکھنؤ - نو مہینے سے امریکن لیڈیز مشن ہوم کے متعلق ایک بیگنڈ ان اسیلم جاری ہوا ہی شروع میں گیارہ عورات اُسمیں داخل ہوئیں جنمیں سے تین نے اپنا چلا پیشہ اختیار کر لیا اور دو اپنے رشتہ داروں کے یہاں چلی گئیں چھ اب تک موجود ہیں یہ کام بڑی کفایت سے کیا جاتا ہی جس میں ۵ روپیہ ماہواری کا صرف ہوتا ہی اسیلم کی عمارت کے بڑھانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہی +

کیمیا کی تعلیم - چند ہفتے گذرے ایک دایم الحبس قیدی نے بڑودہ میں پولیس کے ایک نایک کو مار ڈالا مقتول نے بیوقوفی سے یہ یقین کر لیا کہ قیدی مجھکو کیمیا سکھلاویگا چنانچہ اِسی غرض سے اُسکو دریا کنارے لیگیا جہاں پہنچکر قیدی نے کیا اچھی کیمیا کا سبق سکھایا کہ اُسکی تلوار لیکر اُسکا سر کاٹ دیا فوراً اسکی اطلاع ہو گئی +

شمالی کیمپ آف اکسرسائیزز - آگرہ اخبار میں مرقوم ہی کہ دیہات بھگوان پور اور راملی جو روڑکی کے مغرب اور شمال بایل بمغرب میں واقع ہیں شمالی کیمپ آف اکسرسائیز کے لئے قرار پائے ہیں +

مراد آباد - پادری مینسل صاحب نے گذشتہ چند ہفتوں میں ضلع مراد آباد کے مختلف دیہات میں پچاس سے زیادہ نو مریدوں کو بپتسما دیا +

عذر نور افشاں - چند صاحبان نور افشاں پر یہہ اعتراض کرتے ہیں کہ اکثر خبریں اُسکی انگریزی اخبارات سے نقل کیجاتی ہیں اِس بات کو ہم تسلیم کرتے ہیں مگر ہمارا عذر یہہ ہی کہ انگریزی خبریں اکثر راست اور معتبر ہوتی ہیں اور لایق اطلاع عوام الناس تصور کیجاتی ہیں اور اِس دعوی کی راستی میں کچھ شبہ نہیں ہی اسلئے کہ کل اردو اخبارات کا یہی حال ہی علاوہ اِسکے نور افشاں کا کام نور افشانی کرنا ہی نہ کہ نور کو پیدا کرنا چنانچہ اگر آفتاب یا کسی اور ستارہ کی شعاع کا ہمارے اخبار کے کسی سطح پر عکس پڑے تو ناظرین پر ڈالا جاتا ہی +

جیپور - خبر ہی کہ ڈاکٹر میکنامارا صاحب نے کلکتہ سے آکر مہاراجہ صاحب والی جیپور کی آنکھوں کے علاج میں کامیابی حاصل کی +

شادی بیوہ - الہ آباد میں ایک بیوہ کی شادی ہوئی دلہا کا نام بابو گوپال چندر گھوس ہی جو اِس شہر میں فرقہ برہمو کا معتقد ہی اور ایسٹ انڈین ریلوے کے محکمہ تاربرقی میں ملازم ہی دلہن بعمر ۱۹ سالہ علاقہ ڈھاکہ کی رہنے والی ہی اور پانچ سال کی عمر میں بیوہ ہو گئی تھی +

امتحان یونیورسٹی - سنتے ہیں کہ ۲۵۰۰ سے زیادہ



رجسٹر حیات و ممات از ابتداے یکم نومبر لغایت ۳۰ نومبر حسب ذیل ہی +

پیدائش	۱۴۴	اموات	۸۸

امیدوار اور اس سال میں امتحان داخلہ کے لئے تیار رہیں اور ... سے زیادہ امیدوار کلکتہ یونیورسٹی میں داخل ہونگے انٹرنس امتحان کا شمار معمول سے زیادہ ہی +

بمبئی شیخ اسمٰعیل شیخ الٰہی بخش کا مقدمہ جسے دو مہینے ہوئے بمبئی کے ایک کوچہ میں ایک عیسائی کے قتل کا ارادہ کیا تھا عدالت میں پیش ہوا ملزم کا جواب تھا کہ بسبب اسکے کہ اُس عیسائی نے دینی معاملہ میں مجھ سے سخت کلامی کی مجھے جوش آگیا اور اپنے خدا کی رضا کی کے لئے مرتکب اِس فعل کا ہوا اگر یہہ عذر عدالت نے منظور نہ کیا اور اہل جوری نے اقدام قتل کا جرم اُسکی نسبت ثابت پایا صاحب جج نے بنگام حکم یہہ کلمات فرمائے سرکار کا فرض ہی کہ اِس ملک کے تمام مذہبوں کی حفاظت رکھے اور اُسکے نزدیک اُنمیں کچھ فرق نہیں ہی مگر باوجود اسکے اگر کوئی شخص اپنے دین کی خاطر خلاف ورزی قانون انجام کرے تو مستوجب سزا ہوگا اور اگر کوئی آدمی کسی کے ساتھ دینی مباحثہ کرے اور اپنی طبیعت کو ضبط نکر سکے تو بہتر ہی کہ بالکل بحث نکرے پھر اگر ایسا کرے اور امن میں خلل انداز ہو تو بالضرور سرکار اسکو سزا دیگی اور تمنے اُس عیسائی پر سخت حملہ کیا اور اسکی جان صرف اِس سبب سے بچگئی کہ چھری ہڈی پر لگی اگر وہ مرجاتا تو ضرور پھانسی کا حکم دیا جاتا اب مجھ پر فرض ہی کہ تمہیں ایک ایسا نمونہ بناؤں جس سے اور لوگ اپنی طبیعتوں کو ضبط کرنا سیکھیں اگر تمسے کوئی اور فعل سرزد ہوا ہوتا تو ایسی سخت سزا نہ دیجاتی جیسے اب ملیگی مجھے یقین ہی کہ جو لوگ دینی مباحثہ کرتے ہیں کوشش کرینگے کہ دستے تجاوز نکریں انتظام کی بات یہہ ہی کہ عوض میں جبر ہو اب عدالت تمہاری نسبت پانچ سال قید سخت کا حکم دیتی ہی +

لودیانہ صاحب کمشنر بہادر بعد انفصال مقدمات سشن تشریف فرما سمت تحصیل جگرانوں ہوئے اور میجر گرڈ فصاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی یکم دسمبر کو بارادہ دورہ روانہ جانب تحصیل جگرانوں ہوئے غلہ کثرت سے یورپ کو جاتا ہی اور کرایہ ریل بھی باعث قحط بنگال کے کم ہوگیا ہی +

خلاصہ اخبارات تار برقی

ہالنڈ کے دربار میں وہانکے وزیر اعظم نے ظاہر کیا کہ آچین کی ریاست سے لڑائی کرنے سے یہہ مطلب ہی کہ اُس ریاست کو سلطنت ہالنڈ کے تابع کیا جاوے تاکہ وہاں ہمیشہ امن و امان رہے مگر یہہ اجازت دیجائیگی کہ وہانکے رواج اور قوانین جاری رہیں ہالنڈ والونکا لشکر آچین کو روانہ ہوگیا +

انگلستان۔ اشانٹیوں کے ساتھ ایک اور لڑائی ہوئی ۲۷ اکتوبر کو میجر فسٹنگ نے اُنکو مقام ڈنکہ کے متصل جالیا اور تین گھنٹہ تک سخت لڑائی کے بعد انکو پراگندہ کر دیا پانچ افسر اور باون اشانٹی مارے گئے +

ووسلی صاحب کے بیان کے موافق وہ لوگ قابل اعتبار نہیں ہیں دار آقس و دوہزار اور سپاہ بھیجنے کی تیاری میں ہی کرنیل ... صاحب المدیا کے جنگ میں سخت مجروح ہوئے +

۲۴۔ جسٹ ہانی لینڈ کو کیپ کوسٹ میں جانیکا حکم ملا ہی +

امریکہ نے ہسپانیہ کو مجرمان کیوبین کی تحقیقات کے لئے کچھ مہلت دی ہی +

اہل ٹچ کے اُن جہازوں میں جو ہم آچین کو جا رہے ہیں ہیضہ پھیل گیا ہی +

مضمون قرار داد عہد نامہ روس و خیوا مشتہر ہوچکا ہی خان کو فرمانروایان خیوا کے حاکمان سے صلح و جنگ کرنیکی سرکار روس کیطرف سے ممانعت ہوئی ہی وہ ملک جو دریاے آمو کے جانب راست ہی روس کو دیا گیا خیوا اور بخارا کے جہاز دریاے آمو میں فقط باجازت روس آمد و رفت رکھینگے روسیونکا یہہ بھی اختیار ہی کہ بندرگاہ و گودام وغیرہ کنارہ چپ پر رکھیں اور تمام سلطنت خیوا میں روسی تجارت کر سکتے ہیں اور ۳۳ لاکھ ...

بقیہ مسیح گنہگاروںکا کفارہ

بلکہ قائم رہتا ہی پس آیندہ کو وہ اس بوجھ سے سبکدوش رہتا ہی ایسا ہی اگر کوئی شخص بیوقوفی سے اپنے کسی عضو کو کاٹ ڈالے اور آیندہ کو ایسے کام کرنے سے توبہ کرے اور عضو کاٹا ہوا عمل میں لاوے تو اس توبہ کرنے سے وہ اُسکا عضو درست نہیں ہوجائیگا گو آیندہ کو اُسکے دوسرے عضو سلامت اور محفوظ رہیں اسی طرح انسان گنہگار جب اپنے گناہوں سے پشیمان ہوکے توبہ کرتا ہی اور گناہوں سے پرہیز اور کنارہ کرکے خدا کیطرف متوجہ ہوتا ہی تو اس سے اُسکے گناہ سابقہ زایل نہیں ہوجاتے اں اُسکی توبہ کا اثر اُسکی آیندہ زندگی پر ضرور پہنچتا ہی اُسکے سابقہ گناہونکی معافی کے لئے کوئی اور طریق یا کوئی اور وسیلہ ضرور ہی لیکن توبہ علاج ناکارہ ہی +

(۴) ایک اور سبب ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ گناہ توبہ سے معاف نہیں ہوسکتا وہ یہہ ہی کہ خدا عادل اور منصف ہی اور اُسکی عدالت اُسکے ہر ایک کام میں ظاہر ہوتی ہی عدالت اُسکی ذات کا ایک حصہ ہی اور اُسکے خیر وہ کچھ نہیں کر سکتا اور ہر ایک امر میں اُسکو ملحوظ رکھتا ہی عدالت اِس امر کی مقتضی ہی کہ ہر ایک گنہگار گناہ کے عوض میں سزا پاوے اور ہر ایک خطا اور غفلت کے عوض میں اُسپر سزا کا فتویٰ صادر کیا جاوے اور وہ کسی شخص کو بری الذمہ نہیں کرتے جبتک کہ وہ فرمانبرداری اور اطاعت رجو اُسپر واجب ہی خدا کیطرف ادا نہوئی ہووے البتہ یہہ ضرور ہی کہ خدا بڑا رحیم ہی اور رحیمی کی صفت اُس میں موجود ہی لیکن یہہ رحم اُسکا اُسکے عدل کے ساتھ ملا ہوا ہی اور جبتک اُسکی عدالت کا حق پورا نہو تب تک وہ رحم گنہگاروں کی بخشش اور نجات میں ظاہر نہیں ہوتا پس پھر کیونکر توبہ گناہونکی معافی کا وسیلہ ہوسکتی ہی +

(۵) بعبور تہلے مسبوق الذکر یعنے جبکہ خدا کی بندگی اور فرمانبرداری اور اُسکے احکام اور شریعت کی اطاعت ہمپر

[illegible]

فرض اور واجب ہے اور ہم بالخلقت گنہگار اور معصیت پرور ہیں اور کسی صورت سے ہم اُسکے فرض کو ادا نہیں کر سکتے اور توبہ ہماری نجات کا وسیلہ نہیں ہو سکتی اور نہ ہمارے پچھلے گناہوں کو معدوم کر سکتی ہے اور اُسکی عدالت ہماری بنسبت سزا کا فتویٰ صادر کرتی ہے اور ہمارے لئے کوئی صورت بریت کی نہیں اور ہم بنہایت ناامیدی اور یاس کی حالت میں ہیں۔ تو ضرور تھا کہ کوئی اور طریق جاری نجات کا ہوتا جس سے خدا کا رحم بھی ظاہر ہوتا اور اُسکا عدل بھی قایم اور برقرار رہتا +

پس خدا نے اپنے بے حد رحم کو کام میں لا کر اپنی لا انتہا حکمت سے ہمارے لئے ایک طریقہ نجات کا نکالا جس سے اُس کی عدالت میں بھی کچھ فرق نہیں آیا وہ یہہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح کو (جو ابن الله تھا) اِس دنیا میں بھیجا اور اُسنے پیرایہ انسانیت میں آکر ۳۳ برس تک دنیا میں زندگانی بسر کی اور آخر کو اُس نے گنہگاروں کا ضامن بنکے اور اُنکے عوض میں آپ سزا اُٹھا کے خدا کی شریعت کو پورا کیا اور سارا حق اُسکی عدالت کا پہنچایا۔ یعنے وہ پوری اور کامل فرمانبرداری جو انسان پر خدا کیطرف واجب تھی یسوع مسیح نے انسان کا ضامن ہو کر پوری کی اور آخرش اُسنے اپنی جان انسان کے عوض میں صلیب پر دی اور آپ بے گناہ ہو کر اُسنے گنہگاروں کی سزا اپنے سر پر اُٹھائی +

اور یہی امر یعنے یسوع کا انسان کے عوض میں خدا کی فرمانبرداری اُٹھانا اور گناہ کی سزا کا اپنے اوپر برداشت کرنا کفارہ کہلاتا ہے جو شخص اِس کفارہ پر ایمان لاتا ہے وہ گناہ کی سزا سے بچ جاتا ہے کیونکہ وہ سزا اور سیاست جو اُسپر واجب تھی مسیح نے اُٹھائی اور جو کچھ شریعت کی اطاعت اُسپر لازم تھی اُسنے پوری کی +

اب عدالت بھی برقرار رہی اور اُسکا رحم بھی ظہور آگیا اور انسان کو نجات کی اُمید ہو گئی یہی ایک طریقہ نجات کا ہے جسکا ذکر اوپر ہوا اور جو انجیل سے ظاہر ہوتا +

اب واضح رہے ناظرین ناظر رہنا ہووے کہ اِس طریقہ نجات (یعنے کفارہ پر) دو اعتراض لازم آتے ہیں +

(اول یہہ) کہ ایک آدمی کی موت سے کسطرح بہتوں کی معافی ہو سکتی ہے خداوند یسوع مسیح اکیلا گنہگاروں کے عوض میں صلیبی موت اُٹھا کر کفارہ ہوا اِس ایک کفارہ سے ساری دنیا کی نجات کسطرح ہو سکتی ہے ایک آدمی کے عوض میں ایک ہی بچ سکتا ہے نہ کہ کل دنیا +

اسکا جواب یہہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح عام انسانوں کے موافق انسان نہیں تھا بلکہ اُسمیں الوہیت تھی (یعنے ذات و صفات خدا) موجود تھی اور اِس الوہیت کے سبب جو کچھ کام و کاج اُسنے جامہ انسانی میں کیا اُسمیں الوہیت کا اثر پہنچا اور اُسکے درجہ و صفت نے اُسمیں تاثیر کیا اسلئے جب مسیح نے انسان کے عوض میں فرمانبرداری اور موت اُٹھائی تب اُسکے اُس کام میں بھی درجہ الوہیت کا پہنچا۔ اسلئے مسیح کی راستبازی بیحد راستبازی تھی اُسکی موت کا اثر بھی بیحد ہے وہ پورا اور کامل اور بےنقص اور سب سے بڑھکر انسان تھا یا یہہ کہیں کہ وہ ایک بڑی قدر و منزلت کا انسان تھا اور اُسمیں الوہیت بھی موجود تھی اسلئے اُسکی جان گرامی ساری دنیا کا کفارہ ہو سکتی ہے اور اُسکی ایک جان تمام جہان کے عوض کافی خیال کیجا سکتی ہے بلکہ میری رائے یہہ ہے کہ اُس کی قیمت اُس سے بھی بڑھکر ہے کیونکہ اُسکا مرتبہ بیحد ہے +

(دوسرا اعتراض) اِس بیان سے بےانصافی ظاہر ہوتی ہے کہ گناہ اور انسانوں نے کیا اور سزا مسیح نے اُٹھائی۔ اِس سے خدا کا انصاف قایم نہیں رہتا کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی +

اسکا پہلا جواب یوں ہے اِس سے خدا کی بےانصافی ظاہر نہیں ہوتی کیونکہ مسیح نے اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے یہہ سزا عوض گنہگاروں کے اپنے اوپر اُٹھائی دیکھو یوحنا کی انجیل جسمیں مسیح خداوند خود فرماتا ہے کہ میں اپنی جان بھیڑوں کے لئے دیتا ہوں میں اپنی خوشی سے اُسے دیتا ہوں کوئی اُسے مجھسے نہیں لیتا مجھ کو اختیار ہے کہ میں اُسے دوں یا پھیر لوں وہ آپ انسان پر رحم کھا کر گنہگاروں کا ضامن بنا اور اُنکے عوض میں اُسنے خود گناہ کی سزا اپنے سر پر اُٹھائی اِس حال میں کیونکر خدا بےانصاف ہو سکتا ہے +

(۲ جواب) یہہ ہو سکتا ہے کہ ایک کے عوض میں دوسرا سزا کا سزاوار ہووے دیکھو یہہ دنیا کا عام وتیرہ ہے کہ ضامن اپنے اصل مجرم کے عوض میں ماخوذ کیا جاتا ہے اور خدا کے انتظام میں تو یہہ عام ہے اور اُسکی پروردگاری کے کام میں ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے کے عوض جس سے اُسکا کچھ تعلق ہو سزا اُٹھاتا ہے دیکھو باپ بدکاری کرتا ہے اور اُسکی بیماری کا اثر بیٹے پر پہنچتا ہے اور وہ اُسکی کی بیماری سے مرتا اور جلتا ہے باپ بدکاری میں اپنے جسم کو کمزور کرتا ہے اور اُسکا عذاب اُسکی نسل پر پڑتا ہے +

دیکھو گناہ آدم سے ظہور آیا اُسکے عوض میں اُسکی تمام نسل کو بہشت سے محروم رکھا گیا تاہم ہم خدا کو بےانصاف نہیں کہہ سکتے یہہ سب پروردگاری کے انتظام ہیں اُسمیں ہم نقص نہیں نکال سکتے پس جب اُسمیں نقص نہیں نکال سکتے تو ہم پر واجب ہے کہ ہم نجات کے کام میں بھی نقص نہ نکالیں بلکہ ہمیں واجب ہے کہ ہم اُسکو مطابق پروردگاری کے کاموں کے قبول کریں +

فرصت ہوئی تو آیندہ اخبار میں مسیح کے ختم النبیین ہونے کی نسبت بیان ہوگا +

رسید زر

لالہ نونہال مہاجن جالندھر	۱۲
شیخ ملک یار صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس جالندھر	۱۲
لالہ خدمت رائے طالبعلم جالندھر اسکول	۱۲
لالہ گوجر مل طالب العلم	۱۲

بمطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

